## نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کیسا ہے؟

**کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ لاؤڈ اسپیکر سے نماز پڑھانا کیسا ہے؟ اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز سن کر امام کی اقتداء درست ہے یا نہیں برائے مہربانی اس کا جواب دے کرعنداللہ ماجورہوں۔**

مستفتی: محمد عبداللہ

ضلع فیض آباد (یو۔پی۔)

**الجواب بعون الملک الوھاب۔**

بلاشک وشبہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ نماز پڑھانا بھی جائز ہے اور لاؤڈ اسپیکر سے نکلنے والی آواز پرحرکات انتقالیہ یعنی رکوع و سجود کرنا بھی جائز ہے۔

لاؤڈ اسپیکر، آواز کو بلند کرنے اور دور تک پہنچانے کا ایک جدید آلہ ہے۔اس ترقی یافتہ دور میں مسلمان اگر وقت اور حالات کی رفتار کے ساتھ نہیں چلیں گے تو لامحالہ مسلمانوں کے مابین اختلافات کا ایسا طوفان بلاخیز اٹھے گا جسے روکنے کے لئے آسمان سے بھی بڑا بند (Dam) ناکافی ہوگا۔

لہٰذا علماء کرام اور مفتیان کرام کو لازم ہے کہ ضرورت زمانہ اور تقاضائے حالات پر کڑی نظر رکھیں اور نو پید مسائل کا ایسا حل نکالیں جو شریعت اور انسان کی حالت کے موافق ہو۔

لاؤڈ اسپیکر کا مسئلہ مسئلۂ اجتہادی ہے اس میں علماء کرام کی رائے و اجتہاد مختلف ہوسکتی ہے کتب فقہ کے ہر صفحہ میں موجود فقہائے کرام کا اختلاف اس کا بیّن ثبوت ہے۔

انسان کے منہ سے جو آواز نکلتی ہے اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ بولنے والے کی جو آواز نکلتی ہے دونوں کی حقیقت ایک ہی ہے دونوں ایک ہی آواز ہے الگ الگ نہیں ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر مائکروفون کے پاس ایک مرد اور ایک عورت بیک وقت کوئی بات کہیں تو مائک سے بھی بیک وقت دونوں کی اپنی اپنی آواز نکلتی ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کا کام کسی نئی آواز کو پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ بولنے والے کی آواز کو بلند کرنا ہے جیسا کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے۔

لاؤڈ اسپیکر سے نکلنے والی آواز کو صدائے بازگشت یا تلقین من الخارج کے مسئلہ پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔صدائے بازگشت تو اس لئے نہیں ہے کہ صدائے بازگشت میں آواز کسی سخت چیز سے ٹکرا کے دوبارہ پلٹ کر واپس آتی ہے لیکن لاؤڈ اسپیکر کی آواز کسی چیز سے ٹکراتی نہیں ہے بلکہ لاؤڈ اسپیکر بولنے والے کی آواز کو اپنے اندر کھینچتی ہے اور برقی لہروں کی مدد سے اسی آواز کو بلند کر کے باہر نکالتی ہے بلا کسی تاخیر کے۔

لہٰذا اسے صدائے باز گشت نہیں کہہ سکتے اور تلقین من الخارج بھی نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ لاؤڈ اسپیکر ایک بے جان آلہ ہے جس کا اپنا کوئی عمل ہی نہیں ہوتا ہے جو نہ خود سے بول سکتا ہے نہ سن سکتا ہے اور نہ ہی کوئی حرکت کرسکتا ہے لہٰذا جب اس کی اپنی کوئی آواز ہی نہیں ہوتی تو اس سے نکلنے والی آواز کو امام کی آواز کا غیر سمجھنا بعید از قیاس ہے۔

لاؤڈ اسپیکر کا قیاس دوربین پر بھی کرسکتے ہیں مثال کے طور پر کسی شخص نے کسی دور کی چیز کو دوربین کے ذریعہ دیکھا تو ظاہر سی بات ہے اس دور کی چیز کو خود دوربین استعمال کرنے والے نے دیکھا۔ کوئی بھی عاقل یہ نہیں کہے گا کہ اس شخص نے نہیں دیکھا بلکہ دوربین نے دیکھا۔ دوربین کا کام تو صرف یہ ہے کہ اس نے شعاع بصریہ کو آگے بڑھا دیا اور وہ آنکھوں کی شعائیں دیکھنے والے شخص کی ہیں دوربین کی نہیں۔ اسی طرح لاؤڈ اسپیکر کا کام یہ ہے کہ اس نے امام کی آواز کو دور تک پہنچا دیا۔ آواز امام ہی کی ہے، لاؤڈ اسپیکر کی نہیں۔

مذکورہ تفصیلات سے اور علمائے کرام کی تصریحات سے یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے نکلنے والی آواز بولنے والے کی ہی ہے لہٰذا اس کا استعمال جس طرح اذان و خطبہ میں جائز ہے اسی طرح نماز میں بھی جائز ہے۔ اور الحمدللہ بیشتر علاقوں میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہو رہا ہے اور درگاہ حضرت شیخ علیہ الرحمہ کی مرکزی مسجد میں بھی ضرورت کے تحت پنجگانہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے۔

کسی بھی نو پید مسئلہ میں شدت اختیار کرنا اور علمائے کرام کو طعن و تشنیع کرنا اور امت کے مابین دین کے متعلق شکوک و شبہات کی راہیں ہموار کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے۔

جن کے نزدیک لاؤڈ اسپیکر پر نماز نہیں ہوتی وہ نہ پڑھیں اور جن کے نزدیک ہوتی ہے انہیں روکا نہ جائے یہی راہ اعتدال ہے اور یہی اہل سنت والجماعۃ کا وطیرہ وطرۂ امتیاز ہے۔

اللہ و رسولہ اعلم بالصواب

کتبہ..... نثار احمد اشرفی جامعی، خادم الافتاء والتدریس

جامعہ چشتیہ خانقاہ حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ، ردولی شریف فیض آباد، ۱؍ذی قعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۴ جولائی ۲۰۱۹ء

۞۞۞